میاں نواز شریف، قادیانی اور شفقت محمود

(مولانا قاری محمد حنیف جالندھری)

میاں محمد نواز شریف کی طرف سے قادیانیوں کو بہن بھائی اور پاکستان کا سرمایہ قرار دینے کے بعد بعض دانشوروں اور کالم نگاروں کی طرف سے ان کی حمایت وکالت اور صفائی میں بعض اخبارات میں ایسی ایسی تحریریں شائع ہوئیں جو "مدعی سست گواہ چست" کا حقیقی مصداق ہیں۔اس سلسلے کا ایک نادر شہ کار شفقت محمود کی تحریر ہے جس میں ان کا اشتعال اور انتہا پسندی چھلک رہی ہے بلکہ ان کی برہمی آخری حدوں کو چھوتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔دراصل ہمارے بعض دانشوروں کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ بہت سے معاملات میں مغالطوں کا شکار ہیں بالخصوص دینی معاملات میں وہ ابجد سے بھی واقف نہ ہونے کے باوجود خود کو مجتہد، مفتی اور علامہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کے مرتکب ہوتے ہیں۔نواز شریف کی طرف سے قادیانیوں کو اپنا بہن بھائی قرار دینے کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے جس میں بہت سے دانشور اور سیاستدان غلط فہمی کا شکار ہیں۔میاں صاحب سے یہ توقع ہرگز نہیں کی جاسکتی کہ وہ قادیانیوں کو اپنا دینی بہن بھائی قرار دیں گے یہی وجہ ہے کہ ان کے با   نہ تو کسی نے کفر کا فتوی دیا اور نہ ہی انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی بات کی گئی اس بارے میں بعض   غلط مبحث کے مرتکب ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی طرف سے مفروضے قائم کر کے اس پر کالموں کے طومار باند   ام اور کفر کی نہیں بلکہ فقط اظہار رائے کا معاملہ ہے میاں نواز شریف نے جس رائے کا اظہار کیا وہ مذہبی، آئینی، ن   سے درست نہیں مذہبی جماعتوں نے نہ صرف یہ کہ اپنی رائے کا اظہار کیا بلکہ میاں نواز شریف کے بیان کی وجہ۔

جن غلط فہمیوں کے جنم لینے کا خدشہ تھا اس کے ازالے کے لیے اپنی رائے کو میڈیا کے ذریعے مشتہر کیا ہے۔معامل

ہے لیکن حسن نثار، نذیر ناجی، ایاز امیر اور شفقت محمود نے اسے خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنانے کی کوشش کی ہے۔

بظاہر امکان یہی ہے کہ میاں نواز شریف نے قادیانیوں کو پاکستان کے شہری ہونے کے ناطے اپنا بھائی کہا ہوگ

شفقت محمود ایسے لوگ یہی بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ پاکستانی ہونے کے ناطے قادیانیوں کو بھائی کہنے میں کیا حرج ہے؟ یاد رہے کہ قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں میں واضح فرق یہ ہے کہ دیگر غیر مسلم اپنے اپنے مذاہب اور نظریات کی پیروی کرتے ہیں جبکہ قادیانی اسلام کا حلیہ بگاڑنے، شعائر اسلام کی بےحرمتی اور اسلامی اصطلاحات کو توڑ مروڑ کر استعمال کرنے کی جسارت کرتے ہیں، دیگر مذاہب کے پیروکار اپنے اپنے مقتداؤں کی اتباع کرتے ہیں جبکہ قادیانی اپنے گرو مرزا غلام احمد قادیانی کو

کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کبھی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب جلیلہ پر فائز کرنے کی بھونڈی کوشش کرتے ہیں، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے بقول قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں میں وہی فرق ہے جو ایسے دو افراد کے مابین ہے جن میں سے ایک شراب یا خنزیر کا گوشت اس وضاحت اور صراحت کیساتھ بیچتا ہے کہ وہ شراب اور خنزیر کا گوشت بیچ رہا ہے اگر چہ وہ بھی مجرم ہے لیکن جو شخص شراب پر آب زمزم کا لیبل لگا کر اور خنزیز کے گوشت کو بکرے کا گوشت قرار دے کر بیچے وہ کہیں بڑا مجرم ہے الغرض اسلامی، دینی اور شرعی لحاظ سے قادیانی عام کافروں سے یکسر مختلف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے لیے ''زندیق'' کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ جہاں تک پاکستانی آئین اور قانون کا معاملہ ہے اسے بھی قادیانی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں، وہ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ کے فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہیں، اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، خود کو اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے حقیقی مسلمانوں کے روپ میں پیش کرنے اور اس ملک کی اکثریتی آبادی کے حقوق غصب کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں یوں ایک ایسا گروہ جو منتخب پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے، آئین کو پامال کرے ،عدلیہ کا مذاق اڑائے ،امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دھجیاں آڑائے ، اکثریتی آبادی کے حقوق غصب کرے ،کلیدی اسامیوں اور وسائل پر قابض ہو جائے ،غیر ملکی آقاؤں کے ایجنڈے کی تکمیل کرے اس گروہ کے افراد کو کیونکر بہن بھائی قرار دیا جا سکتا ہے؟

جہاں تک قادیانیوں کے اس ملک کا سرمایہ ہونے کے دعوے کا تعلق ہے ہمارے خیال میں مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کو اسلام اور ملک کا غدار قرار دے کر اس قضیے کو مدتوں پہلے حل کر دیا تھا کیونکہ قادیانیوں کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ وہ اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں، وہ آج بھی چناب نگر میں اپنے مردے امانتاً دفن کرتے ہیں کہ جب پاک بھارت دوبارہ ایک ہو جائیں گے اس وقت وہ اپنے مردے قادیان منتقل کر لیں گے ،جنہوں نے ...... کر کے مسئلہ کشمیر کی بنیاد ڈالی، جو اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ ملازمت کرتے اور صیہونی مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں، جن کے گرو نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا تھا اور وہ آج تک انگریزی آقاؤں کے اشارہ ابرو پر چلتے ہیں، پاکستان نے قادیانیوں میں سے ظفر اللہ خان کو پہلا وزیر خارجہ بننے کا اعزاز بخشا اور اس نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت سے انکار کر دیا، پاکستان نے ڈاکٹر عبدالسلام کی عزت افزائی کی لیکن وہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی طرح پاکستان کی کوئی خدمت نہ کر سکا الغرض قادیانیوں کے حوالے سے ایسے ایسے تاریخی حقائق ہیں جن کی بنیاد پر انہیں نہ تو اپنا بھائی قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں پاکستان کا سرمایہ کہا جا سکتا ہے۔ ہاں اگر آج قادیانی، قادیانیت سے تائب ہو جائیں تو بلاشبہ وہ ہمارے بھائی ہیں یا کم از کم وہ قرآن وسنت کے فیصلوں اور ملکی قانون و آئین کو تسلیم کرتے ہوئے خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں تب بھی ان کا معاملہ عیسائیوں، سکھوں اور ہندوؤں کی طرح ہو جائے گا لیکن ان دونوں شرائط کی تکمیل کے بغیر ہی اگر نواز شریف انہیں بھائی اور پاکستان کا سرمایہ قرار

دیں اور ٹھوس اور واضح دلائل کی بنیاد پر اگر مذہبی اور سیاسی جماعتوں کی طرف سے نواز شریف کے بیان کی مذمت اور مخالفت کی جائے تو اس پر شفقت محمود ایسے لوگوں کو اس قدر ریخ پا ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

شفقت محمود رواداری، تحمل، برداشت، وسعت نظر اور اظہار رائے کی آزادی کی بات کرتے ہیں لیکن وہ میاں نواز شریف سے اختلاف رائے کا اظہار کرنے والوں پر اس قدر برہم ہو گئے کہ فوری طور پر مدارس کو بند کرنے کا مطالبہ کر دیا اور یہ کہہ ڈالا کہ مدارس کے خلاف کارروائی کا یہ سب سے موزوں وقت ہے۔ اگر ان کے نزدیک آزادی اظہار کی اتنی ہی اہمیت ہے تو اہل مدارس کو مضبوط دلائل کی بنیاد پر اپنے موقف کے اظہار کی آزادی دینے کے لیے کیوں تیار نہیں؟ شفقت محمود نے اپنے کالم میں جس طرح مدارس اور مذہبی طبقات کے بارے میں بدترین انتہا پسندی کا ثبوت دیا وہ بہت قابل افسوس ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ہاں سیکولر انتہا پسندوں کے قلم زہر اگلتے رہیں یا وہ ٹی وی ٹاک شوز میں بیٹھ کر کف اڑاتے ہیں اس کے باوجود بھی وہ سدا کے اعتدال پسند رہتے ہیں لیکن اگر کوئی اسلام پسند دلیل اور منطق کی بنیاد پر کسی رائے کا اظہار کر دے تو اس پر فوراً انتہا پسندی کی پھبتی کسی جاتی ہے اور اسے قابل گردن زدنی قرار دیا جاتا ہے۔ ہمارے جدت پسند اہل مدارس کے سائنس اور ٹیکنالوجی سے بے خبری پر ہلکان ہوئے جاتے ہیں لیکن خود فرائض کے درجے کا دینی علم بھی نہیں رکھتے اور اس کے سیکھنے کے احساس سے محروم ہیں جو انتہائی افسوسناک امر ہے۔

محترم شفقت محمود نے مدارس پر جس بھونڈے انداز سے الزام تراشی کی اس سے قبل کیا انہوں نے کسی دینی مدرسہ کا دورہ کیا؟ کسی دینی مدرسہ میں کچھ وقت گزارا؟ کیا وہ دینی مدارس کے نصاب و نظام سے واقف ہیں؟ کیا انہوں نے مدارس کے ذمہ داران سے رابطہ کرنے کی ضرورت محسوس کی؟ یقیناً وہ ان سوالات کا جواب نفی میں ہی دیں گے تو وہ خود ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا صحافتی پیشے اور صحافتی دیانت کا یہی تقاضہ ہے کہ آپ بلا تحقیق الزامات اور اتہامات کی بوچھاڑ کرتے چلے جائیں اور محض بدنیتی کی بناء پر دوسرے فریق کے بارے میں حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کریں؟

محترم شفقت محمود نے اپنے کالم میں مدارس کو بند کرنے، مدارس کو ختم کرنے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کے جو خواب دیکھے ہیں اس طرح کے خواب ان سے قبل بھی بہت سے لوگ دیکھ چکے لیکن وہ ان سہانے سپنوں کو اپنے سینوں میں لیے زمین کی پاتال میں اتر گئے اور انشاء اللہ شفقت محمود کے بھی یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوں گے کیوں کہ مدارس تو قرآن وحدیث کے علوم سیکھنے سکھانے کا نام ہے اور جب تک قرآن وحدیث موجود ہیں اس وقت تک مدارس بھی موجود رہیں گے کیونکہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لینے والے رب کی طرف سے ان مدارس کی حفاظت کی جاتی رہے گی اور کسی سیکولر اور لبرل انتہا پسند کا غیض وغضب مدارس دینیہ کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا۔ انشاء اللہ